اوتر سنگھ اور همارا
بنام۔
پنجاب کی ریاست

18 ستمبر 2002

ایس راجیند ربابو اور پی وینکٹا رام ریڈی، جسٹس۔

نشیلی ادویات اور ذہنی اثر ڈالنے والے مواد کا ایکٹ، 1985 - دفعات 15، 35 اور 54 - ملزم کو پوست کی بھوسی والی گاڑی میں عجیب وغریب اوقات میں سفر کرتے ہوئے پایا گیا - نیچے کی عدالتوں کے ذریعہ قبضے کے بارے میں مفروضے پر اثباتِ جُرم - کی درستگی - منعقد کی گئی، ثبوت کی عدم موجودگی میں قبضے کے بارے میں مفروضہ اخذ نہیں کیا جا سکتا، لہذا اثباتِ جُرم اور سزا کو مسترد کر دیا گیا - قانونی شواہد ایکٹ، 1872، دفعات 114۔

الفاظ اور جملے:

'قبضہ' - کا مطلب

استغاثہ کے مطابق اپیل کنندہ نمبر 3 عجیب وقت پر پوست کے تھیلوں پر مشتمل گاڑی چلا رہا تھا۔ اپیل کنندہ نمبر 1 اور 2 تھیلوں پر پیچھے بیٹھے تھے۔ اپیل گزاروں کو گرفتار کر لیا گیا اور پوست کے بھوسے کے تھیلے برآمد کیے گئے۔ ٹرائل کورٹ نے اپیل گزاروں کو نشیلی ادویات اور ذہنی اثر ڈالنے والے مواد کا ایکٹ ایکٹ 1985 کی دفعہ 15 کے تحت دفعہ 54 کے تحت مفروضہ پیش کرتے ہوئے مجرم قرار دیا۔ عدالت عالیہ نے دفعہ 35 کے تحت مفروضہ پیش کیا اور ٹرائل کورٹ کے حکم کی تصدیق کی۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ پوست کے بھوسے کے تھیلوں کا قبضہ، شعوری قبضہ قائم نہیں کیا گیا ہے اور ملزموں سے بھی اس کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کی گئی ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1.1. معقول شک سے بالاتر اس نتیجے پر پہنچنا مشکل ہے کہ تین اپیل کنندگان جن میں سے ایک گاڑی چلا رہا تھا اور باقی دو پیچھے بیٹھے تھے، سامان کی تحویل یا کنٹرول رکھتے تھے۔ یہ شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ گاڑی کے واحد مکین

نہیں تھے۔ کیبن میں بیٹھے افراد میں سے ود یگر ٹرک کے پچھلے حصے میں بیٹھے دوسرے شخص نے پولیس کو دیکھ کر خود کو گم کر لیا اور استغاثہ اپنی شناخت قائم نہیں کر سکا۔ اس بات کا کافی امکان ہے کہ ان میں سے ایک سامان کا محافظ ہو سکتا ہے چاہے وہ مالک ہو یا نہ ہو۔ وہ افراد جو محض تھیلوں زائد بیٹھے تھے، مزید کسی چیز کے ثبوت کی عدم موجودگی میں، سامان کے قبضے میں ہونے کا فرض نہیں کیا جا سکتا۔ یہ سچ ہے کہ ان کی خاموشی اور ان حالات کی وضاحت کرنے میں ناکامی جس میں وہ عجیب اوقات میں گاڑی میں سفر کر رہے تھے، ایک مضبوط صورتحال ہے جسے ان کے خلاف رکھا جا سکتا ہے۔ اس وقت ملزم کے قبضے کو ثابت کرنے کے لیے قانونی شواہد ایکٹ کی دفعہ 114 کے تحت قیاس آرائی کا مقدمہ بنایا جا سکتا تھا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ سی آر پی سی کی دفعہ 313 کے تحت جانچ کے دوران ایک سوال بھی نہیں پوچھا گیا کہ وہ وہی افراد تھے جن کے پاس گاڑی میں رکھی ہوئی پوست تھی۔ دفعہ 313 کے تحت جانچ کا مقصد، یہ اچھی طرح سے جانا جاتا ہے، ملزم کو اپنے خلاف شواہد میں ظاہر ہونے والے حالات کی وضاحت کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ سامان کی ملکیت کے بارے میں کوئی سوال نہیں پوچھا گیا۔ اس الزام کو مدنظر رکھتے ہوئے جس میں اپیل گزاروں پر الزام لگایا گیا تھا، قبضہ جیسے اہم پہلو پر ان کا جواب حاصل کرنے میں ناکامی کافی اہم ہے۔ اس حالت میں، قانونی شواہد ایکٹ کی دفعہ 114 کے تحت مفروضہ اٹھانا مناسب نہیں ہے۔ (486-جی، ایچ؛ 487-اے-ای)

1.2. عدالت عالیہ نے نشیلی ادویات اور ذہنی اثر ڈالنے والے مواد کا ایکٹ 1985 کی دفعہ 35 کے تحت مفروضہ پیش کیا جو کہ قبضے کے پہلو پر غور کیے بغیر مجرمانہ ذہنی حالت سے متعلق ہے۔ ٹرائل کورٹ نے قبضہ کے سوال پر خود کو مخاطب کیے بغیر ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت مفروضہ پیش کیا۔ دونوں عدالتوں کا نقطہ نظر قانون میں غلط ہے۔ انہوں نے اس حقیقت پر اپنا نتیجہ اخذ کیا کہ ملزم عجیب وغریب اوقات میں پوست پر مشتمل گاڑی میں سفر کرنے کی تسلی بخش وضاحت دینے میں ناکام رہا۔ لیکن، جیسا کہ نشاندہی کی گئی دیگر متعلقہ پہلوؤں کو نہ تو مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت اور نہ ہی عدالت عالیہ نے مدنظر رکھا۔ اس طرح مادی عوامل پر ذہن کے عدم اطلاق نے اپیل کے تحت فیصلے کو خراب کر دیا ہے۔ اندر سین بنام ریاست پنجاب، (1973)2 ایس سی سی 372، حوالہ دیا گیا۔ (487-ای-جی)

1.3. تیسرے اپیل کنندہ پر قانون کے مطابق اجازت نامے یا اجازت کے بغیر جارحانہ سامان کی نقل وحمل کے لیے متبادل طور پر الزام عائد کیا جاتا۔ لیکن، ایسا الزام نہیں لگایا گیا تھا اور ایکٹ کے دفعہ 8 کا حوالہ بھی نہیں تھا۔ اس کے نتیجے میں تیسرا اپیل کنندہ آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح تمام اپیل گزاروں کی اثباتِ جرم اور سزا کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ (487-ایچ؛ 488-اے)

2. اس میں کوئی شک نہیں کہ لفظ 'قبضہ' کے مختلف معنی ہیں اور یہ اپنے معنی میں کافی لچکدار ہے۔ قبضہ اور ملکیت ہمیشہ ایک ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن کم از کم مطلوبہ عنصر جسے پورا کرنا ہے وہ سامان کی تحویل یا کنٹرول ہے۔ (486-ای)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی فوجداری اپیل نمبر 2082۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 1995 کے فوجداری اے نمبر 375 مورخہ 26.3.1996 کے فیصلے اور

حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی این لیکھی اور ایم کے گرگ۔

جواب دہندہ کی طرف سے بمل رائے جاد اور محترمہ سنیتا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پی وینکٹا رام ریڈی، جسٹس: یہاں تین اپیل کنندگان سمیت پانچ افراد پر نشیلی ادویات اور ذہنی اثر ڈالنے والے مواد کا ایکٹ 1985 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ 15 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا کہ وہ 640 کلوگرام پوست کی بھوسی کو بغیر کسی جائز اجازت نامے یا لائسنس کے 7.8.1989 پر ہوش میں رکھے ہوئے تھے۔ استغاثہ کے مقدمے کے مطابق، وہ سب 7.8.1989 کے چھوٹے اوقات میں ملزم نمبر 5 سے تعلق رکھنے والے ٹرک میں سفر کر رہے تھے۔ پی ڈبلیو 2 اے ایس آئی، جو پی ڈبلیو 4 (ہیڈ کانسٹیبل) اور دو دیگر کانسٹیبل کے ساتھ گشت کی ڈیوٹی پر تھے، نے صبح تقریباً 1 بج کر 30 منٹ پر گاؤں دھنگے کے قریب نہر پل پر گاڑی کی جانچ پڑتال کی۔ گاڑی میں پوست کے بھوسے کے 16 تھیلے تھے۔ یہاں اپیل نمبر 3 بلبیر چند گاڑی چلا رہے تھے۔ ایک شخص جو ڈرائیور کے پاس اگلی سیٹ پر بیٹھا تھا و دیگر شخص جو ٹرک کے پیچھے بیٹھا تھا گاڑی چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ان دو افراد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ سورن رام ملزم نمبر 3 اور سوتنتر کمار (متوفی ہونے کے بعد سے) ہیں۔ پیچھے بیٹھے دوسرے دو یعنی اپیل کنندہ 1 اور 2 اور گاڑی کے ڈرائیور- اپیل کنندہ نمبر 3 کو موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا 16 پوست کے بھوسے کے بارنی بیگ برآمد ہوئے 250 گرام ہر تھیلے سے نمونے کے طور پر نکال کر سیل کر دیا گیا۔ باقی تھیلوں کو سیل کرنے کے بعد وزن کیا گیا اور ہر تھیلے میں 39 کلوگرام اور 750 گرام پائے گئے۔ سیل شدہ تھیلے اور نمونے متعلقہ پولیس اسٹیشن کو بھیجے گئے۔ ہر ملزم کے فرد کی تلاشی پر کچھ بھی مجرمانہ نہیں ملا۔ پی ڈبلیو 5، جو پولیس اسٹیشن گورایا میں ایس ایچ او تھے، نے مزید تفتیش کی۔ اس کے مطابق، اے ایس! درباری لال (پی ڈبلیو 2) نے یہاں تین اپیل گزاروں کو جائیداد مدعویہ کے ساتھ پوست کے بھوسے کے 16 تھیلوں اور 16 نمونوں کے ساتھ پیش کیا جب وہ گشت کے لیے بس اسٹینڈ گورایا پر تھے۔ اس نے تھیلوں پر مہریں لگا دیں اور نمونے کیمیائی معائنہ کار کے پاس بھیجے۔ کیمیائی معائنہ کار کی رپورٹ Ex.PX، جس کے مطابق مواد 'پوپی ہیڈ' ہے جس میں مورفین موجود ہے۔ مہر بند تھیلے عدالت میں پیش کیے گئے۔

ایڈیشنل سیشن جج جالندھر نے سورن رام کو اس وجہ سے بری کر دیا کہ اس کی شناخت ثابت نہیں ہوئی تھی اور گاڑی کے مالک امریک سنگھ کو بھی اس بنیاد پر بری کر دیا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس نے جان بوجھ کر گاڑی کو جارحانہ سامان لے جانے کی اجازت دی تھی۔ اپیل گزاروں میں سے ہر ایک کو دفعہ 15 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور اسے 10 سال کی مدت کے لیے آر آئی اور 1 لاکھ روپے کا جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی اور نادہندہ کو مزید دو سال کے لیے آر آئی سے گزرنا پڑا۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے فیصلہ کی تصدیق کی۔ یہ دلیل کہ ایکٹ کے دفعہ (1)50 کی تعمیل نہیں کی گئی ہے، دونوں عدالتوں نے کیس کے حقائق پر صحیح طور پر مسترد کر دیا تھا اور اس سلسلے میں ہمارے سامنے کوئی دلیل پیش نہیں کیا گیا ہے۔ اس دلیل کو بھی مسترد کر دیا گیا کہ آزاد گواہوں سے پوچھ گچھ نہیں کی گئی تھی، یہ کہتے ہوئے کہ اس وقت اور جگہ پر، کسی آزاد گواہ کے وہاں موجود ہونے کی

توقع کرنا مشکل تھا۔

عدالت عالیہ کے سامنے جو زائد اہم دلیل اٹھائی گئی وہ یہ تھی کہ محض اس حقیقت سے کہ اپیل گزار ٹرک میں بیٹھے تھے، یہ نہیں مانا جا سکتا کہ ان کے پاس پوست کی بھوسی تھی۔ عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ اپیل کنندگان اس کیس کے ساتھ آگے نہیں آئے کہ وہ محض مسافر تھے اور وہ بیگ میں موجود چیزوں سے بے خبر تھے۔ خلاف ورزی کرنے والے سامان کے ساتھ اس عجیب وقت پر سفر کرنے کی وجہ کسی بھی ملزم نے نہیں بتائی تھی۔ لہذا، عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ "پوست کے بھوسے کے قبضے میں ہونے کے ان کے قریبی تعلق کو قائم کیا جانا چاہیے"۔ عدالت عالیہ نے ایکٹ کی دفعہ 35 کے تحت مفروضے کو عملی جامہ پہنانے پر بھی زور دیا۔

اس اپیل میں، فاضل وکیل نے استغاثہ کے مقدمے کی مصنوعیت اور اس پولیس افسر کے حوالے سے شواہد میں تضادات پر تبصرہ کرنے کے علاوہ جس کو ضبط شدہ بیگ حوالے کیے گئے تھے، بنیادی طور پر اس بات پر توجہ مرکوز کی کہ پوست کے تھیلوں کا قبضہ، بہت کم شعوری قبضہ، قائم نہیں کیا گیا ہے اور ملزم سے اس کے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہیں کی گئی ہے۔ ہم فاضل مشیر کے دلیل میں طاقت پاتے ہیں۔

دفعہ 15 میں سزا کا التزام کیا گیا ہے اگر کوئی شخص قانون کی کسی شق یا اس کے تحت بنائے گئے کسی اصول یا حکم یا لائسنس کی شرط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، بین ریاستی پیداوار، ملکیت، نقل و حمل، درآمد، برآمد، بین ریاستی فروخت، خریداری، استعمال یا مال خانہ میں پوست کے بھوسے کو چھوڑ دیتا ہے یا مال خانہ میں موجود پوست کے بھوسے کو ہٹاتا ہے یا اس کے سلسلے میں کوئی کام کرتا ہے۔ دفعہ 8 کسی بھی منشیات یا نفسیاتی مادے کی پیداوار، صنعتی عمل، قبضہ، فروخت، خریداری، نقل و حمل، گودام، استعمال، کھپت، درآمد اور برآمد یا ٹرانس شپمنٹ کے خلاف ممانعت نافذ کرتا ہے سوائے طبی یا سائنسی مقاصد کے اور قانون یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا احکامات کی دفعات کے ذریعہ توضیع دی گئی حد تک اور اس کے مطابق یا لائسنس یا توضیع نامے کی مدت کے مطابق، اگر کوئی ہو۔ ہم یہاں ملکیت اور نقل و حمل سے متعلق ہیں۔ تاہم، الزام فوری معاملے میں قبضے تک محدود ہے۔

قبضہ بنیادی جزو ہے جسے قائم کیا جانا چاہیے اس سے پہلے کہ فوری معاملے میں ملزم کو دفعہ 15 کے تحت سزا دی جائے۔ اگر ملزم کے پاس پوست کا بھوسا پایا جاتا ہے جو کہ دفعہ 2 کی شق (xiv) کے معنی کے اندر ایک منشیات ہے، تو اس طرح کے قبضے کا تسلی بخش حساب دینا ان کا کام ہے؛ اگر نہیں، تو دفعہ 54 کے تحت مفروضہ عمل میں آتا ہے۔ ہمیں اس پہلو میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا قبضہ شعوری قبضہ ہونا چاہیے۔ شاید اندر سین بنام ریاست پنجاب، (1973) 2 ایس سی سی 372 میں افیون ایکٹ کے تحت پیدا ہونے والے اس عدالت کے فیصلے سے اشارہ لیتے ہوئے، فاضل ٹرائل جج نے ملزم پر پوست کی بھوسی کو ہوش میں رکھنے کا الزام عائد کیا۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ پوست کا بھوسہ پوست کے بھوسے کے بیان محاورہ کے اندر آتا ہے، تاہم سوال یہ ہے کہ کیا استغاثہ نے تسلی بخش طور پر اس حقیقت کو ثابت کیا کہ ملزموں کے پاس پوست کا بھوسا تھا۔ پی ڈبلیو 4 کے ہیڈ کانسٹیبل کے ثبوت کو قبول کرتے ہوئے، یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ نمبر 3 (ملزم نمبر 4) پوست کے بھوسے سے بھری گاڑی چلا رہا تھا۔ اپیل کنندہ 1 اور 2 (ملزم نمبر 1 اور 2) ٹرک میں رکھے ہوئے تھیلوں پر بیٹھے تھے۔ جیسے ہی اے ایس آئی (پی ڈبلیو 2) نے گاڑی کو روکا،

ڈرائیور کے ساتھ کیبن میں بیٹھا ایک شخص و دیگر ٹرک کے پچھلے حصے میں بیٹھا دوسرا شخص فرار ہو گیا۔ ہر ایک ملزم کے کردار اور ملزم اور خلاف ورزی کرنے والے سامان کے درمیان گٹھ جوڑ کا پتہ لگانے کے لیے کوئی تحقیقات کی ہدایت نہیں کی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ لفظ 'قبضہ' کے مختلف معنی ہیں اور یہ اپنے معنی میں کافی لچکدار ہے۔ قبضہ اور ملکیت ہمیشہ ایک ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن کم از کم مطلوبہ عنصر جسے پورا کرنا ہے وہ سامان کی تحویل یا کنٹرول ہے۔ کیا ریکارڈ پر دستیاب شواہد کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ تین اپیل گزار جن میں سے ایک گاڑی چلا رہا تھا اور دیگر دو تھیلوں پر بیٹھے تھے، اس طرح کی تحویل یا کنٹرول رکھتے تھے؟ معقول شک سے بالاتر اس طرح کے نتیجے پر پہنچنا مشکل ہے۔ یہ شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ گاڑی کے واحد مکین نہیں تھے۔ کیبن میں بیٹھے افراد میں سے و دیگر ٹرک کے پچھلے حصے میں بیٹھے دوسرے شخص نے پولیس کو دیکھ کر خود کو گم کر لیا اور استغاثہ اپنی شناخت قائم نہیں کر سکا۔ اس بات کا کافی امکان ہے کہ ان میں سے ایک سامان کا محافظ ہو سکتا ہے چاہے وہ مالک ہو یا نہ ہو۔ وہ افراد جو تھیلوں زائد محض بیٹھے تھے، مزید کسی چیز کے ثبوت کی عدم موجودگی میں، سامان کے قبضے میں ہونے کا فرض نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر، اگر وہ مزدور ہیں جو محض چھڑہانا اور اتارنا کے مقاصد کے لیے مصروف ہیں اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ سامان کم از کم ان کی عارضی تحویل میں تھا، تو دفعہ 15 کے تحت اثباتِ جُرم کی ضمانت نہیں دی جا سکتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ، وہ محرک ہو سکتے ہیں، لیکن، یہاں ایسا کوئی معاوضہ نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ ان کی خاموشی اور ان حالات کی وضاحت کرنے میں ناکامی جس میں وہ عجیب اوقات میں گاڑی میں سفر کر رہے تھے، ایک مضبوط صورتحال ہے جسے ان کے خلاف رکھا جا سکتا ہے۔ اس وقت ملزم کے قبضے کو ثابت کرنے کے لیے قانونی شہادت ایکٹ کی دفعہ 114 کے تحت قیاس آرائی کا مقدمہ بنایا جا سکتا تھا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ دفعہ 313 سی آر پی سی کے تحت جانچ کے دوران ایک سوال بھی نہیں پوچھا گیا کہ وہ وہی افراد تھے جن کے پاس گاڑی میں رکھی ہوئی پوست تھی۔ ان سے صرف یہ سوال کیا گیا کہ استغاثہ کے شواہد کے مطابق وہ پوست کے بھوسے کے تھیلوں پر بیٹھے تھے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ڈرائیور سے بھی اسی طرح پوچھ گچھ کی گئی۔ دفعہ 313 کے تحت جانچ کا مقصد، یہ اچھی طرح سے جانا جاتا ہے، ملزم کو اپنے خلاف شواہد میں ظاہر ہونے والے حالات کی وضاحت کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ سامان کی ملکیت کے بارے میں کوئی سوال نہیں پوچھا گیا۔ اس الزام کو مدنظر رکھتے ہوئے جس میں اپیل گزاروں پر الزام لگایا گیا تھا، قبضہ جیسے اہم پہلو پر ان کا جواب حاصل کرنے میں ناکامی کافی اہم ہے۔ اس حالت میں، قانونی شہادت ایکٹ کی دفعہ 114 کے تحت کوئی مفروضہ اٹھانا مناسب نہیں ہے اور نہ ہی یہ نتیجہ اخذ کرنا محفوظ ہے کہ استغاثہ نے معقول شک سے بالاتر ثابت کیا کہ اپیل گزاروں کے پاس پوست کی بھوسی تھی جسے گاڑی لے جا رہی تھی۔ عدالت عالیہ نے قبضہ کے پہلو پر غور کیے بغیر دفعہ 35 کے تحت مفروضے کا سہارا لیا جو کہ مجرمانہ ذہنی حالت سے متعلق ہے۔ ٹرائل کورٹ نے قبضہ کے سوال پر خود کو مخاطب کیے بغیر ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت مفروضہ پیش کیا۔ دونوں عدالتوں کا نقطہ نظر قانون میں غلط ہے۔ دونوں عدالتوں نے اس حقیقت پر اپنا نتیجہ اخذ کیا کہ ملزم غیر معمولی وقت پر پوست پر مشتمل گاڑی میں سفر کرنے کی تسلی بخش وضاحت دینے میں ناکام رہا۔ لیکن، اوپر بتائے گئے دیگر متعلقہ پہلوؤں کو نہ تو ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ نے تسلیم کیا اور نہ ہی ان پر غور کیا گیا۔ مادی عوامل پر ذہن کے عدم اطلاق نے اس طرح اپیل کے تحت فیصلے کو خراب کر دیا ہے۔

گاڑی چلانے والے تیسرے اپیل کنندہ کے معاملے کی بات کی جائے تو استغاثہ کے معاملے میں ایک زائد کمزوری ہے۔اس پر قانون کے مطابق اجازت نامے یا اجازت کے بغیر جارحانہ سامان کی نقل وحمل کے لیے متبادل طور پر الزام عائد کیا جاتا؛لیکن،ایسا الزام نہیں لگایا گیا تھا۔یہاں تک کہ ایکٹ کے دفعہ 8 کا حوالہ بھی نہیں تھا۔نتیجہ یہ ہے کہ وہ بھی آزاد ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر،ہم اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اپیل کی اجازت دیتے ہیں۔اگر اپیل کنندگان جیل میں ہیں تو انہیں فوری طور پر رہا کر دیا جائے گا۔

این جے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document